



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خلاصہ تفسیر قرآن (پارہ نمبر: 29)

سورة الملك

اس پارے میں دس سورتیں ہیں۔ سورة الملك، سورة القلم، سورة الحاقة، سورة المعارج، سورة نوح، سورة الجن، سورة المزمل، سورة المدثر، سورة القيامة، سورة الدهر۔

اللہ تعالیٰ کی تخلیقات میں کوئی نقص نہیں ہے:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو چیلنج کرتے ہوئے فرمایا:

الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفَافُوتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ (سورة الملك: 3-5)

وہ جس نے سات آسمان اوپر نیچے پیدا فرمائے۔ رحمان کے پیدا کیے ہوئے میں تو کوئی کمی بیشی نہیں دیکھے گا۔ پس نگاہ کو لوٹا، کیا تجھے کوئی کٹی پھٹی جگہ نظر آتی ہے؟ پھر بار بار نگاہ لوٹا، نظر نا کام ہو کر تیری طرف پلٹ آئے گی اور وہ تھکی ہوئی ہوگی۔ اور بلاشبہ یقیناً ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں کے ساتھ زینت بخشی اور ہم نے انھیں شیطانوں کو مارنے کے آلے بنایا اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اللہ کی پکڑ سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے

أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ (سورة الملك: 16-17)

کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے، تو اچانک وہ حرکت کرنے لگے؟ یا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھراؤ والی آندھی بھیج دے، پھر عنقریب تم جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے؟

دوسوال:

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور طاقت انسان کو سمجھانے کے لیے اس سے دو سوال پوچھے ہیں۔

أَمَّنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى

وَجْهٍ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمِشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ
تُحْشَرُونَ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ
مُبِينٌ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سَيِّئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدْعُونَ قُلْ أَرَأَيْتُمْ
إِنْ أَهْلَكْنِي اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ أَمَنَّا
بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسْتَغْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ
يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ (سورة الملك: 21-30)

یا وہ کون ہے جو تمہیں رزق دے، اگر وہ اپنا رزق روک لے؟ بلکہ وہ سرکشی اور بدکنے پر اڑے ہوئے ہیں۔ تو کیا وہ
شخص جو اپنے منہ کے بل الٹا ہو کر چلتا ہے، زیادہ ہدایت والا ہے، یا وہ جو سیدھا ہو کر درست راستے پر چلتا ہے؟ کہہ
دے وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے، تم کم ہی شکر کرتے ہو۔ کہہ دے
وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور تم اسی کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔ اور وہ کہتے ہیں یہ وعدہ کب (پورا)
ہوگا، اگر تم سچے ہو؟ کہہ دے یہ علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور میں تو بس ایک کھلا ڈرانے والا ہوں۔ پس جب وہ اس کو
قریب دیکھیں گے تو ان لوگوں کے چہرے بگڑ جائیں گے جنہوں نے انکار کیا اور کہا جائے گا یہی ہے وہ جو تم مانگا کرتے
تھے۔ کہہ دے کیا تم نے دیکھا اگر اللہ مجھے اور ان کو جو میرے ساتھ ہیں ہلاک کر دے، یا ہم پر رحم فرمائے تو کون ہے جو
کافروں کو دردناک عذاب سے پناہ دے گا؟ کہہ دے وہی بے حد رحم والا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے اسی پر
بھروسہ کیا، تو تم عنقریب جان لو گے کہ وہ کون ہے جو کھلی گمراہی میں ہے۔ کہہ دے کیا تم نے دیکھا اگر تمہارا پانی گہرا چلا
جائے تو کون ہے جو تمہارے پاس بہتا ہوا پانی لائے گا؟

سورة القلم

رسول اللہ ﷺ اخلاق عظیم کے مالک ہیں:

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق فرمایا:

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ مَا أَنْتَ بِمُعْجِزٍ لِّكَ لَا جَرَأَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَمْسُرُوكَ وَلَا يَنْهَوكَ الْفَلَاحُ وَالْجَلَدِ لَا يُخْشَوْنَ لَكَ إِلَّا مَنْ يَتُوبَ لَكَ لَا تَحِصِيَ عَذَابَكَ إِلَّا أَلْفٌ مِّنْ ذُنُوبٍ كَبِيرٍ
لَّعَلَّ خُلُقِي عَظِيمٍ (سورة القلم: 1-4)

ن۔ قسم ہے قلم کی! اور اس کی جو وہ لکھتے ہیں! کہ تو اپنے رب کی نعمت سے ہرگز دیوانہ نہیں ہے۔ اور بے شک تیرے
لیے یقیناً ایسا اجر ہے جو منقطع ہونے والا نہیں۔ اور بلاشبہ یقیناً تو ایک بڑے خلق پر ہے۔
ہم رسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں، اور ہمیں حکم ہے کہ ہم آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوں۔ لہذا مسلمان کا اخلاق دنیا
میں مثالی ہونا چاہئے، اور اسوہ رسول کا آئینہ دار ہونا چاہئے۔ جسے دیکھ کر لوگ اسلام کی حقانیت کو جان لیں۔

ایک باغ کی تباہی کا قصہ:

اللہ تعالیٰ بندوں کو مال و دولت اور انعام و اکرام دے کر آزماتا ہے، اگر آدمی شکر کرتا تو مزید دیتا ہے، اور اگر کفر کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمت واپس لے لیتا ہے۔ سورۃ القلم میں اللہ تعالیٰ نے ایک باغ کا واقعہ بیان کیا ہے، باغ کا مالک نیک آدمی تھا۔ جب بھی باغ تیار ہوتا، پھل کاٹتا، پہلے غریبوں کو ان کا حق دیتا، باقی گھر میں لے کر جاتا ہے۔ جب وہ فوت ہو گیا تو اس کے لڑکوں نے سوچا، ہمارا باپ پاگل تھا، ایسے مال غریبوں میں لٹا دیتا تھا۔ اب ہم رات اندھیرے میں جا کر پھل توڑ لائیں گے، اور کسی غریب کو کان و کان خبر ہی نہیں ہونے دیں گے۔ پھر ان کے ساتھ جو اللہ نے سلوک کیا، اس کا نقشہ قرآن مجید نے ان الفاظ میں کھینچا ہے:

إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ وَلَا يَسْتَثْنُونَ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ فَتَنَادُوا مُصْبِحِينَ أَنْ اغْدُوا عَلَى حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَأَنْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مَسْكِينٌ وَغَدُوا عَلَى حَرْدٍ قَادِرِينَ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَصَالُونَ بَلْ نَحْنُ مَحْزُومُونَ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَلَوْمُونَ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ عَسَى رَبُّنَا أَنْ يُبَدِّلَنَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلَى رَبِّنَا رَاغِبُونَ كَذَلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (سورة القلم: 33-17)

یقیناً ہم نے انھیں آزمایا ہے، جیسے ہم نے باغ والوں کو آزمایا، جب انھوں نے قسم کھائی کہ صبح ہوتے ہوتے اس کا پھل ضرور ہی توڑ لیں گے۔ اور وہ کوئی استثنا نہیں کر رہے تھے۔ پس اس پر تیرے رب کی طرف سے ایک اچانک عذاب پھر گیا، جب کہ وہ سوئے ہوئے تھے تو صبح کو وہ (باغ) کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہو گیا۔ پھر انھوں نے صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو آواز دی۔ کہ صبح اپنے کھیت پر جا پہنچو، اگر تم پھل توڑنے والے ہو۔ چنانچہ وہ چل پڑے اور وہ چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے جاتے تھے۔ کہ آج اس (باغ) میں تمہارے پاس کوئی مسکین ہرگز داخل نہ ہونے پائے۔ اور وہ صبح سویرے پختہ ارادے کے ساتھ اس حال میں نکلے کہ (اپنے خیال میں پھل توڑنے پر) قادر تھے۔ پس جب انھوں نے اسے دیکھا تو انھوں نے کہا بلاشبہ ہم یقیناً راستہ بھولے ہوئے ہیں۔ بلکہ ہم بے نصیب ہیں۔ ان میں سے بہتر نے کہا کیا میں نے تم سے کہا تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے۔ انھوں نے کہا ہمارا رب پاک ہے، بلاشبہ ہم ہی ظالم تھے۔ پھر ان کا ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوا، آپس میں ملامت کرتے تھے۔ انھوں نے کہا ہائے ہماری ہلاکت! یقیناً ہم ہی حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس کے بدلے میں اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔ یقیناً (اب) ہم اپنے رب ہی کی طرف راغب ہونے والے ہیں۔ اسی طرح (ہوتا) ہے عذاب۔ اور یقیناً آخرت کا عذاب کہیں بڑا ہے، کاش! وہ جانتے ہوتے۔

تندرست ہونے کے باوجود نماز کے لیے نہ آنے والوں کا انجام:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ
وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ (سورة القلم: 42-43)

جس دن پنڈلی کھولی جائے گی اور وہ سجدے کی طرف بلائے جائیں گے تو وہ طاقت نہیں رکھیں گے۔ ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی، ذلت انھیں گھیرے ہوئے ہوگی، حالانکہ انھیں سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا، جب کہ وہ صحیح سالم تھے۔ اس لیے وہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے سجدہ ریز نہ ہو سکیں گے، اور جو اس وقت سجدہ نہیں کر سکے گا، وہ جنت میں بھی نہیں جاسکے گا۔

سورة الحاقة

قوم عاد کی تباہی کا منظر:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالقَارِعَةِ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا
بِالطَّاغِيَةِ وَأَمَّا عَادُ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا
فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أُجِزُّ نَحْلٍ خَاوِيَةٌ فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ (سورة الحاقة: 1-8)

وہ ہو کر رہنے والی۔ کیا ہے وہ ہو کر رہنے والی؟ اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ وہ ہو کر رہنے والی کیا ہے؟ ثمود اور عاد نے اس کھٹکھٹانے والی (قیامت) کو جھٹلادیا۔ سو جو شمود تھے وہ حد سے بڑھی ہوئی (آواز) کے ساتھ ہلاک کر دیے گئے۔ اور جو عاد تھے وہ سخت ٹھنڈی، تند آندھی کے ساتھ ہلاک کر دیے گئے، جو قابو سے باہر ہونے والی تھی۔ اس نے اسے ان پر سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل چلائے رکھا۔ سوتوان لوگوں کو اس میں اس طرح (زمین پر) گرے ہوئے دیکھے گا جیسے وہ کھجوروں کے گرے ہوئے تھے ہوں۔ تو کیا تو ان کا کوئی بھی باقی رہنے والا دیکھتا ہے؟

قیامت کا منظر:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ وَحُلَّتِ الْأَرْضُ والجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً فَيُومِئِدُ
وَقَعَتِ الْوَالِقَةُ وَأَنْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ وَالْمَلَكُ عَلَى أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ
رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ
فَيَقُولُ هَؤُلَاءِ أَقْرَبُوا كِتَابِيهِ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيهِ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ فِي جَنَّةٍ

عَالِيَةٍ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ
بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيهِ وَلَمْ أَذْرَ مَا حِسَابِيهِ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ مَا أَغْنَى
عَنِّي مَالِيهِ هَلْكَ عَنِّي سُلْطَانِيهِ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ
ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَلَا يَحِضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ فَلَئِنَّ لَهُ
الْيَوْمَ هَاهُنَا حِيمٌ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ (سورة الحاقة: 13-37)

پس جب صور میں پھونکا جائے گا، ایک بار پھونکنا۔ اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھایا جائے گا، پس دونوں ٹکرا دیے
جائیں گے، ایک بار ٹکرا دینا۔ تو اس دن ہونے والی ہو جائے گی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا، پس وہ اس دن کمزور ہو
گا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور تیرے رب کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے
ہوں گے۔ اس دن تم پیش کیے جاؤ گے، تمھاری کوئی چھپی ہوئی بات چھپی نہیں رہے گی۔ سو جسے اس کا اعمال نامہ اس کے
دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا لو پکڑو، میرا اعمال نامہ پڑھو۔ یقیناً میں نے سمجھ لیا تھا کہ بے شک میں اپنے حساب
سے ملنے والا ہوں۔ پس وہ ایک خوشی والی زندگی میں ہوگا۔ ایک بلند جنت میں۔ جس کے میوے قریب ہوں گے۔ کھاؤ
اور پیو مزے سے، ان اعمال کے عوض جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں آگے بھیجے۔ اور لیکن جسے اس کا اعمال نامہ اس
کے بائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا۔ اور میں نہ جانتا میرا حساب کیا ہے۔
اے کاش کہ وہ (موت) کام تمام کر دینے والی ہوتی۔ میرا مال میرے کسی کام نہ آیا۔ میری حکومت مجھ سے برباد ہو
گئی۔ اسے پکڑو، پس اسے طوق پہنا دو۔ پھر اسے بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دو۔ پھر ایک زنجیر میں، جس کی پیمائش
ستر ہاتھ ہے، پس اسے داخل کر دو۔ بلاشبہ وہ بہت عظمت والے اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی
ترغیب دیتا تھا۔ سو آج یہاں نہ اس کا کوئی دلی دوست ہے۔ اور نہ اس کے لیے زخموں کے دھوون کے سوا کوئی کھانا ہے۔
جسے گناہ گاروں کے سوا کوئی نہیں کھاتا۔

سورة المعارج

قیامت کا عذاب قریب ہے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَرَأَاهُ قَرِيبًا يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ وَلَا يَسْأَلُ
حَمِيمٌ حَمِيمًا يُبْصَرُونَ وَهُمْ يَوْدُ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابٍ يَوْمئِذٍ بَنِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ
وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ كَلَّا إِنَّهَا لَأُظْلَى نَزَاعَةً لِلشَّوَى تَدْعُو مَنْ
أَدْبَرَ وَتَوَلَّى وَجَمَعَ فَأَوْعَى (سورة المعارج: 6-18)

بے شک وہ اسے دور خیال کر رہے ہیں۔ اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔ جس دن آسمان گھلے ہوئے تانبے کی

طرح ہو جائے گا۔ اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔ اور کوئی دلی دوست کسی دلی دوست کو نہیں پوچھے گا۔ حالانکہ وہ انھیں دکھائے جا رہے ہوں گے۔ مجرم چاہے گا کاش کہ اس دن کے عذاب سے (بچنے کے لیے) فدیے میں دے دے اپنے بیٹوں کو۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو۔ اور اپنے خاندان کو، جو اسے جگہ دیا کرتا تھا۔ اور ان تمام لوگوں کو جو زمین میں ہیں، پھر اپنے آپ کو بچالے۔ ہرگز نہیں! یقیناً وہ (جہنم) ایک شعلہ مارنے والی آگ ہے۔ منہ اور سر کی کھال کو اتار کھینچنے والی ہے۔ وہ (ہر) اس شخص کو پکارے گی جس نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا۔ اور (مال) جمع کیا اور اسے بند رکھا۔

جنت میں جانے والوں کی صفات:

الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بَيِّمَاتِ الدِّينِ وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنْ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ (سورة المعارج: 23-35)

وہ جو اپنی نماز پر ہمیشگی کرنے والے ہیں۔ اور وہ جن کے مالوں میں ایک مقرر حصہ ہے۔ سوال کرنے والے کے لیے اور (اس کے لیے) جسے نہیں دیا جاتا۔ اور وہ جو جزا کے دن کو سچا مانتے ہیں۔ اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔ یقیناً ان کے رب کا عذاب ایسا ہے جس سے بے خوف نہیں ہوا جاسکتا۔ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں پر، یا جس کے مالک ان کے دائیں ہاتھ ہیں، تو یقیناً وہ ملامت کیے ہوئے نہیں۔ پھر جو اس کے علاوہ کوئی راستہ ڈھونڈے تو وہی حد سے گزرنے والے ہیں۔ اور وہ جو اپنی امانتوں کا اور اپنے عہد کا لحاظ رکھنے والے ہیں۔ اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں۔ اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ جنتوں میں عزت دیے جانے والے ہیں۔

سورة نوح

استغفار کی فضیلت:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا مَا لَكُمْ لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا (سورة نوح: 10-13)

تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگ لو، یقیناً وہ ہمیشہ سے بہت معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر بہت برستی ہوئی

بارش اتارے گا۔ اور وہ مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں باغات عطا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔ تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت سے نہیں ڈرتے۔

بت پرستی کا آغاز اولیا اور قبر پرستی سے ہوا:

قوم نوح علیہ السلام کے سرداروں نے ان کی دعوت کے مقابلے میں اپنی قوم سے کہا:

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا (سورة نوح: 23)

اور انھوں نے کہا تم ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ کبھی وُد کو چھوڑنا اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، یہ پانچ نام قوم نوح کے بت تھے، جن کی قوم پوجا کرتی تھی، یہ دراصل پانچ نیک آدمی تھے، جب وہ فوت ہو گئے، تو شیطان نے ان کے عقیدت مندوں سے کہا ان کی تصویریں بنا کر تم اپنے گھروں اور دکانوں میں لٹکا لو، تاکہ ان کی یاد تازہ رہے اور ان کے تصور سے تم بھی ان کی طرح نیکیاں کرتے رہو۔ جب یہ تصویریں بنا کر رکھنے والے فوت ہو گئے تو شیطان نے ان کی نسلوں کو یہ کہہ کر شرک میں ملوث کر دیا کہ تمہارے آباء واجداد تو ان کی عبادت کرتے تھے، جن کی تصویریں تمہارے گھروں میں لٹک رہی ہیں، چنانچہ انھوں نے ان کی پوجا شروع کر دی۔

[صحیح بخاری: 4920]

جنوں کا محمد ﷺ پر ایمان:

رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جہاں چند لوگ جمع ہوتے، آپ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے، اور انھیں اللہ کا کلام سناتے اور دعوت توحید دیتے۔ عرب میں چار پڑے میلے لگتے تھے، جو دراصل تجارتی نمائشیں تھیں۔ ان میں سب سے بڑا میلہ طائف میں لگتا تھا، جسے سوق عکاظ کہا جاتا تھا، ایک سال آپ وہاں سے واپس تشریف لا رہے تھے، کہ راستے میں ایک جگہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز فجر ادا کرنے لگے، کہ جنوں کی ایک جماعت کا وہاں سے گزر رہا تھا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو قرآن پڑھتے سنا اور ایمان لے آئے۔ پھر انھوں نے اپنی قوم سے جا کر جو کہا، قرآن نے اس کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُوا رِجْسَ لَكُمْ مِنْ دُؤْبَكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصْرُوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جَهَارًا ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا

وَيُمِدُّكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا
وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا (سورة نوح: 1-15)

بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا، اس سے پہلے کہ ان پر ایک دردناک عذاب آجائے۔ اس نے کہا اے میری قوم! بلاشبہ میں تمہیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔ وہ تمہیں تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور ایک مقرر وقت تک تمہیں مہلت دے گا۔ یقیناً اللہ کا مقرر کردہ وقت جب آجائے تو مؤخر نہیں کیا جاتا، کاش کہ تم جانتے ہوتے۔ اس نے کہا اے میرے رب! بلاشبہ میں نے اپنی قوم کو رات اور دن بلایا۔ تو میرے بلانے نے دور بھاگنے کے سوا ان کو کسی چیز میں زیادہ نہیں کیا۔ اور بے شک میں نے جب بھی انہیں دعوت دی، تاکہ تو انہیں معاف کر دے، انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور اڑ گئے اور تکبر کیا، بڑا تکبر کرنا۔ پھر بے شک میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی۔ پھر بے شک میں نے انہیں کھلم کھلا دعوت دی اور میں نے انہیں چھپا کر دعوت دی، بہت چھپا کر۔ تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگ لو، یقیناً وہ ہمیشہ سے بہت معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر بہت برستی ہوئی بارش اتارے گا۔ اور وہ مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں باغات عطا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔ تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت سے نہیں ڈرتے۔ حالانکہ یقیناً اس نے تمہیں مختلف حالتوں میں پیدا کیا۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کس طرح اللہ نے سات آسمانوں کو اوپر تلے پیدا فرمایا۔

سورة المدثر

بے نماز جہنم میں ہوں گے:

اللہ تعالیٰ نے ایک واقعہ بیان کیا ہے، کہ جنتی جب جنت میں چلے جائیں گے، اور جہنمی جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے، تو جنتی جب مل بیٹھیں گے، تو اپنے دوستوں کو تلاش کریں گے، جب نہیں ملیں گے، تو اللہ سے پوچھیں گے، تو اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا کہ جہنم میں دیکھو، جب وہ دیکھیں گے جہنم کے وسط میں اپنے دوست کو دیکھیں گے۔ تو اس سے پوچھیں گے:

فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمِ الْمُسْكِينِ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نَكْذِبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ
(سورة المدثر: 40-47)

جنتوں میں سوال کریں گے۔ مجرموں سے۔ تمہیں کس چیز نے سقر میں داخل کر دیا؟ وہ کہیں گے ہم نماز ادا کرنے والوں میں نہیں تھے۔ اور نہ ہم مسکین کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور ہم بے ہودہ بحث کرنے والوں

کے ساتھ مل کر فضول بحث کیا کرتے تھے۔ اور ہم جزا کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمارے پاس یقین آ گیا۔

سورة الدهر

مومنوں کے اعمال:

إِنَّ الْأُبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا
يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا
وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا
عَبُوسًا قَمَطِيرًا فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً
وَحَرِيرًا مُتَكَئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرُونَ فِيهَا شُمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا
وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا قَوَارِيرٍ مِنْ فِضَّةٍ
قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا وَيَطُوفُ
عَلَيْهِمْ وَلَدَانِ مُخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنثورًا وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمَلَكًا
كَبِيرًا عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَخُلُوعًا أَسَاوِرٌ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقَاءُهُمْ رِبَهِمُ شَرَابًا
طَهُورًا إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا (سورة الدهر: 22-5)

بلاشبہ نیک لوگ ایسے جام سے پئیں گے جس میں کافور ملا ہوا ہوگا۔ وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے، وہ اسے بہا کر لے جائیں گے، خوب بہا کر لے جانا۔ جو اپنی نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور وہ کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور قیدی کو۔ (اور کہتے ہیں) ہم تو صرف اللہ کے چہرے کی خاطر تمہیں کھلاتے ہیں، نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔ یقیناً ہم اپنے رب سے اس دن سے ڈرتے ہیں جو بہت منہ بنانے والا، سخت تیوری چڑھانے والا ہوگا۔ پس اللہ نے انہیں اس دن کی مصیبت سے بچا لیا اور انہیں انوکھی تازگی اور خوشی عطا فرمائی۔ اور انہیں ان کے صبر کرنے کے عوض جنت اور ریشم کا بدلہ عطا فرمایا۔ وہ اس میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے، نہ اس میں سخت دھوپ دیکھیں گے اور نہ سخت سردی۔ اور اس کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور اس کے خوشے تابع کر دیے جائیں گے، خوب تابع کیا جانا۔ اور ان پر چاندی کے برتن اور آبخورے پھرائے جائیں گے، جو شیشے کے ہوں گے۔ ایسا شیشہ جو چاندی سے بنا ہوگا، انہوں نے ان کا اندازہ رکھا ہے، خوب اندازہ رکھنا۔ اور اس میں انہیں ایسا جام پلایا جائے گا جس میں سونٹھ ملی ہوگی۔ وہ اس میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا جاتا ہے۔ اور ان کے ارد گرد ڈکے گھوم رہے ہوں

گے، جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، جب تو انھیں دیکھے گا تو انھیں بکھرے ہوئے موتی گمان کرے گا۔ اور جب تو وہاں دیکھے گا تو نعمت ہی نعمت اور بہت بڑی بادشاہی دیکھے گا۔ ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز کپڑے اور گاڑھا ریشم ہوگا اور انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انھیں نہایت پاک شراب پلائے گا۔ بلاشبہ یہ تمھارے لیے ہمیشہ کا بدلہ ہے اور تمھاری کوشش ہمیشہ قدر کی ہوئی ہے۔



رائٹر
اشیخ عبدالرحمن عزیز

03084131740

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حافظ عثمان بن خالد مرجالوی حافظ طلحہ بن خالد مرجالوی

03086222416

03036604440

03086222418